اسلام کی عالمگیر روحانی ترقی کا عظیم الشان منصوبہ، اسے سازش کا نام دینا اسلام دشمنی کے مترادف ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ /اپریل ۱۹۸۵ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد درج ذیل قرآنی آیات تلاوت کیں:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۟ۙ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۟

(التحریم: ۱۲-۱۳)

اور پھر فرمایا:

قرآن کریم کی جو آیات میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی حالت یا مومنوں کی مثال فرعون کی بیوی کی مانند بیان کرتا ہے جبکہ اس نے اپنے رب سے کہا کہ اے خدا! تو جنت میں اپنے پاس ایک گھر میرے لئے بھی بنادے اور مجھے فرعون اور اس کی بداعمالیوں سے نجات عطا فرما اور اسی طرح اس کی ظالم قوم سے بھی نجات بخش۔ پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کی مثال مریمؑ کی سی بیان فرماتا ہے جو عمران کی بیٹی تھی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی اور

ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس نے اس کلام کی جو اس کے رب نے اس پر نازل کیا تھا تصدیق کی اور وہ اس کی کتابوں پر بھی ایمان لائی اور اس نے فرمانبرداروں کا مقام حاصل کر لیا۔

یہ وہ آیت کریمہ ہے جسے پاکستان کے مزعومہ قرطاس ابیض کے مصنف یا مصنفین نے نظر انداز کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک عجیب اعتراض اٹھایا ہے۔ ویسے تو جتنے بھی اعتراضات ہیں وہ تمام تر قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کریمہ یا تعلیم کو نظر انداز کر کے اٹھائے گئے ہیں لیکن یہ آیت کریمہ بطور خاص کھلے لفظوں میں وہ بات بیان کر رہی تھی جس سے لاعلمی کے نتیجہ میں یا عمداً آنکھیں بند کر کے اس اعتراض کو اٹھا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تمسخر کیا گیا۔ چنانچہ ایک اعتراض یہ کیا گیا جس کا عنوان ہے ''بعض دلچسپ اور عجیب وغریب تاویلات'' اس عنوان کے تحت اس رسالہ میں لکھا کہ:

''مرزا صاحب اپنے مسیح ابن مریم ہونے کی عجیب وغریب تاویل کرتے ہیں جس میں پہلے وہ اپنے آپ کو مریم تصور کرتے اور پھر حضرت عیسیٰ کی روح اپنے اندر پھونکے جانے کا ماجرا بیان کرتے ہیں۔''

(''قادیانیت اسلام کے لئے سنگین خطرہ'' اسلام آباد۔ مطبوعات پاکستان ۱۹۸۴ء صفحہ ۲۴)

یہ جو تمسخر کا رنگ اختیار کیا گیا ہے یہ اسی قسم کا ہے جو ہمیشہ سے تمام انبیاء کے خلاف اختیار کیا جاتا رہا ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں۔ ان کے بعض علماء اس میں اور بھی رنگ بھرتے ہیں اور چسکے لے کر اس بات کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ گویا (نعوذباللہ من ذالک) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عملاً اور فعلاً اس بات کے قائل تھے کہ آپ کو حمل ٹھہرا، آپ کے پیٹ میں ایک بچہ بنا اور گویا کہ وہی بچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود ہیں۔ تو اس رنگ میں تکذیب وتمسخر کے طور پر یہ اعتراض کیا جاتا رہا ہے اور اب بھی کیا جاتا ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ عبارت رکھی گئی ہے اور پاکستان اور باہر کی دنیا جو ان باتوں سے بے خبر ہے ان پر یہ تاثر ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے کہ نعوذباللہ من ذالک ایک مخبوط الحواس انسان تھا ایک ایسا شخص جس کی دماغی حالت کا نمونہ یہ ہے کہ وہ خود اپنے آپ کو مرد ہونے کے باوجود عورت بتاتا ہے اور وہ بھی مریم اور پھر حمل ٹھہراتا ہے اور کہتا ہے کہ بچہ پیدا ہو گیا۔ جس طرح دیوانے اور مخبوط الحواس لوگ اس قسم کی باتیں سوچا کرتے ہیں اسی قسم

کا ایک انسان ہے۔

اس اعتراض میں پہلی بات تو قابل غور یہ ہے کہ اگر اسی قسم کا انسان ہے تو پھر اس سے اسلام یا پاکستان کو کیسے خطرہ لاحق ہو گیا۔ ایسے ہزاروں لاکھوں دیوانے دنیا میں پھرتے ہیں اور کبھی کسی معقول انسان نے یا کسی قوم نے ان کو اپنے لئے خطرہ تصور نہیں کیا پس تمہارا جھوٹ تو اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ ایک طرف تو ایک دیوانے، ایک مرگی کے مریض اور ایک مخبوط الحواس کے طور پر اس شخص کو پیش کر رہے ہو اور دوسری طرف سرکاری رسالہ میں اس شخص پر عنوان یہ لگا رہے ہو کہ وہ تمام عالم اسلام کے لئے ایک انتہائی سنگین خطرہ ہے۔

یہ بعینہٖ اسی قسم کی بات ہے جیسا کہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کو ایک طرف ظالم لوگ مجنون کہتے تھے اور ساحر کہتے تھے اور دوسری طرف تمام دنیا کے لئے خطرہ سمجھ رہے تھے اور صرف ایک سو سال نہیں سینکڑوں سال تک آپؐ کو ایک خطرہ کے طور پر سمجھا گیا اور پھر اسی فرضی خطرہ کے مقابل پر اس قسم کے جھوٹے فساد کھڑے کر کے اسلام کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ تمام عیسائی لٹریچر اس فرضی اور گندے مقابلے سے بھرا پڑا ہے۔ فرضی خطرہ ان معنوں میں کہ انسانیت کے لئے آپؐ کوئی خطرہ نہیں تھے۔ فرضی خطرہ ان معنوں میں کہ کسی خوبی کے لئے آپؐ کوئی خطرہ نہیں تھے اگر خطرہ تھے تو درحقیقت ہر فساد، ہر گندگی، ہر جھوٹ اور باطل کے لئے تھے۔ پس ان معنوں میں یہ بات درست ہے کہ اس سے جھوٹ، فساد اور باطل کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جائے گا لیکن اس رسالہ میں یہ نہیں لکھا گیا۔ لکھا تو یہ گیا ہے کہ گویا ہر خوبی' اسلام کے لئے خطرہ ہے اور یہ بھی بالکل جھوٹ اور بے معنی بات ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ اعتراض خود اپنے ہی وجود کو کھا رہا ہے کیونکہ ایک مجذوب انسان، ایک پاگل انسان تو سوائے اپنی ذات کے اور کسی کے لئے بھی کوئی خطرہ نہیں ہوا کرتا۔

بہر حال جس آیت کو نظر انداز کیا گیا ہے اس کی رو سے تو اب انہیں دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور اپنے لئے اختیار کرنی پڑے گی ورنہ جن کو دائرہ اسلام اور دائرہ ایمان سے نکالتے ہیں ان کی بجائے اب خود انہیں ایمان اور دائرہ اسلام سے نکلنا پڑے گا اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک ایسے موقع پر آ کر حملہ کیا ہے کہ اب قرآن کی تلوار ان کو جواب دے گی اور قرآن کی تلوار ان کو کاٹے گی جو اتنی قوی ہے کہ اسے فرقان کہا جاتا ہے اور پھر اس کی زد سے کوئی

نہیں بچ سکتا۔

چنانچہ جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں مومنوں کی دو ہی حالتیں بیان فرمائی گئی ہیں تیسری کوئی شکل بیان نہیں۔ یعنی اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ یا تو مومن فرعون کی بیوی کے طور پر ہے اور اس پر وہی مثال صادق آتی ہے جو آسیہ کی تھی یا پھر مومن پر مریم کی مثال صادق آئے گی۔ یعنی اس مریم کی مثال جس میں ہم نے روح پھونکی اور پھر اس سے مسیح ابن مریم پیدا ہوا۔ محض مریم کی مثال نہیں بلکہ ایسی مریم کی مثال جس میں روح پھونکی گئی اور وہ حاملہ ہوئی اور اس کے نتیجہ میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ پس قرآن کریم تو مومنوں کی دو ہی مثالیں بیان کرتا ہے تیسری کسی قسم کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اگر آپ کو مریمی حالت پسند نہیں تو پھر فرعون کی بیوی بن کر دکھایئے کیسے بنیں گے آپ؟ اور اگر آپ نہ فرعون کی بیوی بن سکتے ہیں اور نہ مریم تو پھر آپ دائرہ ایمان سے باہر نکلتے ہیں کیونکہ یہی آیت مومنوں کو ان دو قسموں میں سے کسی ایک میں ضرور داخل کرتی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ان مخالفین کی نہ قرآن پر نظر، نہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی تعلیمات اور سنت کا فہم، نہ اپنے گزشتہ بزرگوں اور علماء کی تعلیمات اور ان کی تفاسیر قرآن پر نظر کیونکہ اگر ان کی ان تمام امور پر نظر ہوتی تو وہ اس قسم کا حملہ کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اس آیت کریمہ کو ایک دفعہ میں نے ایک مخالف مولوی کے سامنے اس طرح رکھا تھا کہ دیکھیں آپ نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا تمسخر اڑایا ہے اور مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ بتاؤ حاملہ کیسے ہوئے کس طرح بچہ بنا، کتنے مہینے بعد وہ بچہ پیدا ہوا اور کس قسم کی تکالیف اٹھائیں۔

میں نے ان سے کہا چونکہ آپ کو مریم بننا پسند نہیں ہے اور ساتھ ہی آپ مومن ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس لئے پھر لازماً فرعون کی بیوی ہونے کا اقرار کرنا پڑے گا اور چونکہ قرآن کریم نے فرعون کی بیوی کی مثال پہلے دی ہے اور بعد میں مریم کی اس لئے پہلے آپ مجھے وہ قصہ سنا دیجئے کہ فرعون کی بیوی کیسے بنے پھر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مریمی حالت کا قصہ سنا دوں گا جس نہج پر آپ بات شروع کریں گے میں اسی کو آگے چلا کر آپ کو بتاؤں گا کہ مریمی حالت کسے کہتے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ عرفان سے عاری ہیں جنہیں قرآن کریم کا کوئی فہم ہی نہیں ورنہ

ایسے حملے نہ کرتے جن کے نتیجہ میں پھر قرآن کریم ان پر جوابی حملے کرتا اور یہی اصل بات ہے اور میں نے انہیں بھی سمجھایا کہ اس میں تمسخر کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں آپ کو سمجھاتا ہوں کہ قرآن کریم کیا کہنا چاہتا ہے۔ وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ مومن ادنیٰ حالت کے بھی ہوتے ہیں اور اعلیٰ حالت کے بھی، سب سے ادنی، حالت کا مومن جسے قرآن کریم قبول کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس سے نیچے اس کی حالت متصور نہیں ہوسکتی وہ فرعون کی بیوی جیسا مومن ہے، ایک بہت بڑا جابر بادشاہ اس کا خاوند تھا، ایک عظیم سلطنت کا سربراہ اور اتنا مغرور اور اتنا متکبر جو آسمان کے خدا کو بھی چیلنج کیا کرتا تھا وہ ہامان سے کہا کرتا تھا کہ میرے لئے ایک عمارت تعمیر کروتا کہ میں بلندیوں پر چڑھ کر دیکھوں تو سہی کہ وہ خدا کون ہے جس سے موسیٰ باتیں کرتا ہے۔ ایسے متکبر اور جابر اور ظالم بادشاہ کے تحت ایک کمزور عورت بطور بیوی کے تھی جس کا کوئی بھی بس اور اختیار نہیں تھا تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس نے پھر بھی اپنے ایمان کی حفاظت کی اور خدا کے حضور گریہ وزاری کرتی رہی اور دعائیں کرتی رہی اور دعاؤں سے ہی طاقت حاصل کرتی رہی کہ اے اللہ تو ہی میرے ایمان کی حفاظت فرما اور اس ظالم اور جابر بادشاہ کو میرے ایمان پر فتح نہ نصیب ہونے دے۔

کتنی عظیم الشان مثال ہے لیکن عرفان سے عاری قرآن سے نابلد لوگوں کے لئے محض تمسخر کی حیثیت رکھتی ہے، بہت ہی عظیم الشان مثال ہے مگر قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ عظیم الشان مثال میرے محمدؐ کے غلاموں میں سے ادنیٰ غلاموں پر صادق آتی ہے ان کے اعلیٰ پر صادق نہیں آتی کیونکہ امت محمدیہ میں جو سب سے کم مقام رکھتے ہیں، جو سب سے کم درجہ رکھتے ہیں وہ اس شان کے لوگ ہیں جو ظالم سے ظالم اور جابر سے جابر بادشاہ کے مقابل پر اپنے ایمان کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور ان میں سے جو اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں، صاحب عرفان ہیں اور اولیاء اللہ میں شمار ہوتے ہیں ان کی مثال بیان فرماتا ہے کہ ان کی حالت تو مریم کی سی ہوتی ہے۔

مریم وہ عورت تھی جس کے نزدیک کسی قسم کے شہوانی خیالات کبھی نہیں پھٹکے، وہ ہر قسم کے شیطانی مس سے کلیۃً پاک تھی اور اگر چہ بیاہ اور شادی کے بعد یہ تعلقات قدرتی اور طبعی ہوتے ہیں اور انہیں شیطانی نہیں کہا جاتا۔ یعنی پاکباز لوگوں کے تعلقات کو شیطانی نہیں کہا جاتا لیکن مریم کی حالت تو ایسی تھی کہ وہ اس جذباتی انگیخت سے ہی ناآشنا تھی اور اپنے نفس کی کوئی ملونی بھی اس کے اندر

نہیں تھی اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے محض اپنی قدرت سے اسے ایک روحانی اور جسمانی فرزند عطا فرمایا۔

پس خدا تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ میرے مومن بندے جب نئے مراتب حاصل کرتے ہیں اور نئے نئے مقامات تک پہنچتے ہیں تو اس میں ان کے نفس کی ملونی کا ادنیٰ سا بھی دخل نہیں ہوتا ۔ کسی شیطان نے ان کے کان میں نہیں پھونکا ہوتا کہ اٹھو اور اپنے بلند مقامات کا دعویٰ کرو کسی نفسانی خواہش اور انانیت نے ان کو اس بات پر نہیں اکسایا ہوتا کہ تم بلند مقامات کی خواہش کرو۔ وہ تو زمین پر بچھے ہوئے عاجز لوگ ہوتے ہیں، خدا کے ایک ایسے عاجز بندے جنہیں مراتب اور مقام عطا بھی فرمائے جائیں تو پھر بھی وہ کہتے ہیں۔

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد نمبر ۲۱ صفحہ: ۱۲۷)

ایسے لوگ جب دعاوی کرتے ہیں تو ہرگز اپنے نفس سے نہیں کرتے' ایسے لوگ اس وقت دعویٰ کرتے ہیں جب آسمان سے ان میں روح پھونکی جاتی ہے اور وہ مجبور کر دیئے جاتے ہیں اور خدا کا حکم ان پر نازل ہوتا ہے کہ اٹھو اور اپنی نئی پیدائش کا اعلان کرو۔ تو ان میں سے پھر عیسیٰ پیدا ہوتے ہیں جو آپ بھی زندہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی زندگی عطا کیا کرتے ہیں، جو مری ہوئی قوموں کو سنبھال لیا کرتے ہیں کتنی عظیم الشان مثال ہے جسے ظالم قوم نے تمسخر کا نشانہ بنالیا ہے۔

پس ان مخالفین کو تو دو صورتوں میں سے ایک تو بہر حال قبول کرنی ہوگی ۔ اگر مریم کے مقام تک پہنچنے کی توفیق نہیں تو فرعون کی بیوی کا ہی مقام حاصل کر کے دکھائیں مگر افسوس ان میں سے اکثر ایسے ہیں جن کو یہ بھی توفیق حاصل نہیں ۔ جبر سے کسی کا دین بدلوانے کو کوشش تو ضرور کرتے ہیں مگر جبر کے مقابل پر اپنے دین کی حفاظت کی کوئی توفیق اور ہمت ان میں باقی نہیں بلکہ وہ ایک جابر کی پرستش شروع کر دیتے ہیں ایک آمر کو پوری قوم قبول کر لیتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان میں مظلوم بھی ہیں، کمزور بھی ہیں، بے اختیار بھی ہیں اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ ان میں صاحب ہمت بھی ہوں گے لیکن نسبتاً کم اور بدقسمتی سے قوم کی اکثریت ایسی ہو چکی ہے یا جبر کے ساتھ ایسی بنا دی گئی ہے کہ اب ان میں کلمہ حق کہنے کی طاقت باقی نہیں رہی۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ہم تو اپنے اوپر ان دونوں حالتوں کو اس طرح طاری کر چکے ہیں کہ ہم میں سے ہر ادنیٰ احمدی یعنی جو کم سے کم مقام پر بھی فائز ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہے اور ہر قربانی پیش کرتا چلا جارہا ہے اور یہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے کتنوں کے دین تم بدلوا چکے ہو؟ کتنوں کے کلمے تم نے ان کے سینوں سے نوچے ہیں، کتنوں کو قید کی مصیبت میں مبتلا کیا، کتنوں کے خون بہائے لیکن دیکھو ! خدا کے یہ عاجز بندے کس شان کے ساتھ قرآن کریم کے بیان کردہ اس مقام سے چمٹے ہوئے ہیں اور ایک ظالم اور جابر بادشاہ کی تلوار کے نیچے بھی **لا اله ا لا الله** کے اظہار سے باز نہیں آرہے اور نہ کبھی آئیں گے۔

پس یہ تو ایک ادنیٰ کی حالت ہے پھر انہی میں سے وہ اعلیٰ بھی پیدا ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے جنہیں خدا مریمی حالتیں بھی عطا فرمائے گا اور پھر ان کے وجودوں سے نئے وجود بھی پیدا ہوتے رہیں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ بھی صاحب کشف والہام بزرگ ایسے تھے جنہوں نے اس عارفانہ نکتہ کو پایا۔وہی حقیقت میں تعلق باللہ رکھنے والے لوگ تھے ان میں سے ایک حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں وہ اپنے مقالات میں سے چھبیسویں مقالہ میں لکھتے ہیں:

لا تکشف البرقع و القناع عن وجهک

کہ تو اپنے چہرہ پر برقع اور قناع نہ اتار۔اب یہ دونوں چیزیں عورت کا لباس ہیں پھر یہ کیا قصہ کیا ہے کہ حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ یہ فرمارہے ہیں کہ اے مخاطب ! تو اپنے چہرہ سے برقع اور قناع نہ اتار۔اس کی تشریح میں شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ:

”برقع اور قناع کی تعبیر یہ ہے کہ یہ عورت کا لباس ہے اور اس میں اشارہ ہے کہ ظہور کمال تک مرد بھی بمنزلہ عورت کے ہوتا ہے اور اس کا دعویٰ مردانگی درست نہیں۔“

(فتوح الغیب از سید عبد القادر جیلانی مع فارسی ترجمہ از عبد الحق دہلوی مقالہ نمبر ۲۶ صفحہ ۱۱۹)

پس پہلی حالت جس میں ایک پاکیزگی تو موجود ہے لیکن اس پاکیزگی نے ایک نئے وجود کو

ابھی جنم نہیں دیا اسے مریمی حالت کہا جاتا ہے اور گزشتہ بزرگان امت بھی اسے اسی طرح قرار دیتے رہے۔

پھر مولانا روم جو مشہور و معروف صوفی بزرگ اور شاعر گزرے ہیں وہ اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں:

ہم چو مریم جاں زآسیب حبیب
حاملہ شد از مسیح دلفریب

(مثنوی مولوی معنوی دفتر دوم صفحہ ۳۰)

کہ مریم کی طرح جان حبیب کے سائے سے حاملہ ہوئی اور اس نے دلفریب مسیح کو حمل میں لیا۔ اب دیکھئے! صاحب علم و عرفان لوگوں پر خدا تعالیٰ پہلے بھی اس آیت کی تفسیر ظاہر فرما تا رہا ہے اور وہ یہی دعویٰ اور یہی مثنوی پڑھتے رہے۔ کس کس سے تم تمسخر کرو گے، کس کس کو اپنے ظالمانہ مذاق کا نشانہ بناؤ گے؟

ایک اور اعتراض جماعت احمدیہ پر یہ کیا گیا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کی سب سے گھناؤنی سازش یہ تھی (اب یہ غور سے سن لیجئے کیونکہ باقی سب سازشیں اس سے ادنیٰ درجہ کی ہیں اس کا حال جب آپ دیکھیں گے تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ باقی سب سازشوں کا کیا حال ہے) چنانچہ لکھتے ہیں:

> ’’قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کی سب سے گھناؤنی سازش یہ تھی کہ اس نئی اسلامی مملکت کو ایک قادیانی حکومت میں تبدیل کر دیا جائے جس کے کرتا دھرتا قادیانی ہوں۔ مملکت پاکستان میں سے ایک حصہ کاٹ کر ایک قادیانی ریاست قائم کی جائے۔ قیام پاکستان کے ایک سال ہی کے اندر قادیانیوں کے سربراہ نے ۲۳/جولائی ۱۹۴۸ کو کوئٹہ میں ایک تقریر کی جو ۱۳/اگست ۱۹۴۸ء کے الفضل میں شائع ہوئی۔ امیر جماعت احمدیہ نے اپنے پیروؤں کو مندرجہ ذیل نصائح دیں:
>
> ’’برطانوی بلوچستان جس کو اب پاک بلوچستان کا نام دیا گیا ہے اس

کی کل آبادی پانچ لاکھ ہے اگرچہ اس صوبے کی آبادی دوسرے صوبوں کی آبادی سے کم ہے لیکن ایک اکائی کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔ ایک مملکت میں اس کی حیثیت ایسی ہے جیسے ایک معاشرے میں ایک فرد کی۔ اس کی مثال کے لئے آدمی امریکہ کے ایک دستور کا حوالہ دے سکتا ہے۔ امریکہ میں ہر ریاست کو سینٹ میں برابر نمائندگی ملتی ہے چاہے کسی ریاست کی آبادی دس ملین ہو یا ایک سو ملین مختصر یہ کہ اگرچہ پاک بلوچستان کی آبادی صرف پانچ لاکھ ہے یا ریاستوں کی آبادی ملا کر دس لاکھ سے زیادہ ہے۔ ایک یونٹ کے لحاظ سے اس کی اپنی اہمیت ہے۔ ایک بڑی آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن ایک چھوٹی آبادی کو احمدی بنانا آسان ہے اس لئے اگر قوم پوری طرح اس معاملے کی طرف توجہ دے تو اس صوبے کو تھوڑے ہی عرصہ میں احمدیت کی طرف لایا جا سکتا ہے۔'' (قادیانیت اسلام کے لئے سنگین خطرہ صفحہ ۳۵۔۳۶)

یہ ہے وہ نہایت ہی خوفناک اور گھناؤنی سازش جو سب سازشوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ جس کے نتیجہ میں اسلام اور اسلامی ممالک کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور ظاہر یہ کیا جا رہا ہے باقاعدہ حملہ کر کے یا وہاں بغاوت کروا کر پاکستان کے ایک صوبے کو پاکستان سے کاٹ کر الگ کر دیا جائے گا۔ لیکن اتنی بیوقوفی ہے کہ وہاں اشارۃً بھی اس کا ذکر نہیں کہ صوبہ بلوچستان کو بزور شمشیر فتح کرو اور پھر اسے کاٹ کر ملک سے الگ کر دو کم سے کم حوالہ تو پڑھ لیتے کہ وہ کیا پیش کر رہے ہیں۔

اس حوالہ میں تو یہ لکھا ہوا ہے کہ تبلیغ کرو اور روحانی فتح حاصل کرو اور جب تم فتح حاصل کر لو تب بھی پاکستان سے علیحدہ نہیں ہونا بلکہ اس کی ایک اکائی کے طور پر ساتھ چمٹے رہو۔ اگرچہ تمہیں پاکستان میں اکثریت حاصل نہیں ہوگی لیکن ایک اکائی کے طور پر ایک معزز مقام تمہیں مل جائے گا اور تم اپنی بات صحیح طور پر پہنچا سکو گے۔ اس دعویٰ کو اس طرح تبدیل کر کے پیش کیا جا رہا ہے اور وہ بھی آنکھوں کے سامنے یعنی حوالہ سامنے موجود ہے پھر بھی عقل قریب نہیں آئی کہ اس سے وہ نتیجہ نہیں نکل سکتا جو نکالا جا رہا ہے کہ گویا بزور شمشیر ایک صوبہ کاٹ کر وطن سے الگ کر دینے کی سازش کی جا رہی ہے لیکن میں ان کو یہ بات بھی بتادوں کہ اگر یہ سازش ہے تو اس سے بہت بڑی بڑی سازشیں جماعت

احمدیہ علی الاعلان کر چکی ہے جس طرح یہ سازش باقاعدہ خطبہ میں بیان کی گئی اور پھر اسے الفضل میں بھی شائع کیا گیا۔ اس طرح جماعت احمدیہ کی جتنی بھی سازشیں ہیں وہ ساری ظاہر و باہر ہیں اور انہیں بعد میں اپنے لٹریچر میں شائع کر دیا گیا اور ان سب سازشوں کو (اگر وہ سازشیں تھیں) کسی سے چھپایا نہیں گیا بلکہ ان عبارتوں کو کثرت سے شائع کر کے تمہیں لوگوں میں تقسیم کی جاتی ہیں اور پھر تم ہی ہو جو انہیں ضبط کر کے لوگوں سے چھپاتے پھرتے ہو ہم تو اپنی سازشوں کو کھول کھول کر پیش کرنا چاہتے ہیں اور تم خود ہی ان کو دبا رہے ہو اور ان کو دنیا کی نظر سے چھپا رہے ہو۔

لیکن ان سب باتوں سے قطع نظر ایک خاص بات قابل توجہ یہ ہے کہ ایک ایسی حساس حکومت جس کا بلوچستان کے معاملہ میں یہ حال ہو کہ دور دراز پہاڑ پر بیٹھے ہوئے کسی بلوچی سردار کو چھینک بھی آ جائے تو گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ وہاں بارہا بمباریاں کی گئیں اور ان سے بڑے بڑے سخت خطرات درپیش ہوئے اور ان کوششوں کو جنہیں پاکستان دشمن کوششیں کہا گیا بزور شمشیر دبا دیا گیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا قصہ تھا مگر بہر حال سوال یہ ہے کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے اتنی بڑی سازش پنپتی رہی اور تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ جماعت احمدیہ کی وہ کون سی فوج تھی جس کے خلاف تم نے فوج کشی کی اور سب سازشوں سے زیادہ خطرناک سازش کو تم نے اس طرح تخفیف کی نظر سے دیکھا کہ ایک بھی آدمی اس سازش میں ملوث نہیں پکڑا جبکہ دوسری طرف یہ حال ہے کہ تم نے معمولی معمولی واقعات پر بغیر مقدموں کے لوگوں سے جیلیں بھر دیں اور ان کو سخت اذیت ناک سزائیں دیں اور پیشتر اس کے کہ ان کے خلاف جرم ثابت ہوتا انہیں محض اس شبہ میں دردناک عذاب میں مبتلا کیا کہ تمہاری حکومت کے خلاف سازش ہو رہی ہے اور اتنی بھیانک سازش جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ وہ سب سازشوں سے زیادہ خوفناک تھی اس کے باوجود تم نے ایک احمدی کو بھی اس سازش میں ملوث کر کے نہیں پکڑا اور یہ ثابت نہیں کیا کہ کہاں ان کی بندوقیں تھیں، کہاں تلواریں تھیں، کہاں گولہ و بارود چھپے ہوئے تھے، فوج کہاں تھی جو بلوچستان پر حملہ کی تیاریاں کر رہی تھیں۔ یہ تو محض فرضی قصے ہیں۔ تم خود بھی جانتے ہو کہ یہ بالکل جھوٹ ہے اور بے بنیاد باتیں ہیں مگر پھر بھی ساری دنیا کو پاگل بنانے کی کوششیں کر رہے ہو۔

میں نے پہلے بھی یہ ذکر کیا تھا کہ ان کی بہت ساری باتیں ایسی ہیں جن سے مجھے مشہور

سپینش کریکٹر جو ہمارے ملک میں ڈان کیفائے نام سے مشہور ہے یاد آ گیا۔ان کا بھی بالکل وہی حال ہے کہ ایک پن چکی دیکھی تو اسے دنیا کا ایک بہت خوفناک دیو سمجھ کر اس پر حملہ کر دیا، بیچاری معصوم بھیڑیں گھاس چر رہی تھیں تو ان کو دشمن کی ایک بہت خوفناک فوج سمجھا اور نیزہ تان کر، گھوڑا سرپٹ دوڑا کر ان پر حملہ کیا اور ان میں سے بہت سی بھیڑیں مار ڈالیں۔

پس تمہارے بھی اسی قسم کے فرضی خطرات ہیں۔اسی قسم کے تمہارے حملہ آور ہیں اور پھر تمہارا سلوک بھی ان بیچاروں سے ویسا ہی ظالمانہ ہے۔ چنانچہ اس سازش کے نتیجہ میں جو ردعمل ہوا وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ دشمن کون سا تھا اور کیسے پکڑا گیا۔ بلوچستان پر قبضہ کرنے کی جو خوفناک سازش (بقول ان کے) جماعت احمدیہ کی طرف سے کی گئی اس کو انہوں نے اس طرح کچلا کہ وہاں **میجر محمود احمد صاحب** پاکستان آرمی میں ڈاکٹر ہوا کرتے تھے، وہ نہایت بے ضرر اور لوگوں کی جان بچانے والے تھے، وہ بیچارے ایک جلسہ سن کر واپس آ رہے تھے، وہ اس وقت بالکل نہتے تھے ان پر حملہ کیا گیا اور پتھراؤ کر کے بڑے ظالمانہ طور پر شہید کر دیا گیا۔ گویا اس طرح انہوں نے اس سازش کو ہمیشہ کے لئے کچل دیا جو بلوچستان کے خلاف جماعت احمدیہ نے بنائی تھی اور اسی سرزمین پر قضیہ بھی طے ہو گیا۔

اس معصوم انسان (میجر محمود احمد صاحب) سے تو کسی کو بھی کوئی خطرہ نہیں تھا اور نہ ہی وہ کسی سازش کا حصہ تھا۔ وہ تو وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والا نہایت ہی شریف النفس انسان تھا۔ اگر کوئی رات کو بھی بلاتا تو وہ بے دریغ جایا کرتا تھا، اس کا مقصد تو مریضوں کی جان بچانا تھا تم نے اس پر حملہ کر کے گویا بلوچستان کی جان احمدیت سے چھڑا دی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تم فرضی کہانیوں میں بسنے والے لوگ ہو۔ تمہارا حقائق سے کوئی بھی تعلق نہیں اور جو حقیقی خطرات ہیں ان سے تم کلیۃً بے پرواہ ہو چکے ہو، تمہیں علم ہی نہیں کہ وہ خطرات کیا ہیں تم تو ان کی طرف سے آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہو۔

لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کی طرف سے خطرہ کا تعلق ہے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ بلوچستان کو فتح کرنے کی سازش تو بہت چھوٹی سی بات ہے۔ اگر آپ ہمارے ہی لٹریچر کا مطالعہ کر لیتے اور مولویوں کی کتابوں سے اعتراض مستعار لے کر اپنے سیاہ نامے میں شامل نہ کرتے تو

آپ کو بہت سے حوالے اور مل جاتے ۔ کیونکہ یہ سازشیں سب تو چھپی ہوئی موجود ہیں ۔ چنانچہ اب میں خود آپ کو سنا دیتا ہوں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جن کا یہ بلوچستان والا حوالہ دیا گیا ہے وہ تو اس سے بہت پہلے ۱۹۳۶ء میں یہ فرما چکے تھے کہ:

''ہم نے تو کبھی یہ باتیں نہیں چھپائیں کہ ہم دنیا میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں بلکہ ہم کھلے طور پر کہتے ہیں کہ ہم اسلامی حکومت دنیا پر قائم کر کے رہیں گے۔''

(خطبہ جمعہ ۱۳/ مارچ ۱۹۳۶ء بحوالہ الفضل ۱۸/ مارچ ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)

پس ساری دنیا کو فتح کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں، ساری دنیا کو فتح کرنے کے پروگرام بن رہے ہیں اور چھپ رہے ہیں اور تمہیں سوائے بلوچستان کے اور کوئی سازش نظر ہی نہیں آئی ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ۸/جنوری ۱۹۳۷ء کے الفضل صفحہ ۵ میں مزید فرماتے ہیں:

''پس آرام سے مت بیٹھو کہ تمہاری منزل بہت دور ہے اور تمہارا کام بہت مشکل ہے اور تمہاری ذمہ داریاں بہت بھاری ہیں ...... آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ قرآن کی تلوار لے کر دنیا کی تمام حکومتوں پر ایک ہی وقت میں حملہ کر دیں اور یا اس میدان میں جان دے دیں یا ان ملکوں کو خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے فتح کریں ۔ پس چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف مت دیکھو اور اپنے مقصود کو اپنی نظروں کے سامنے رکھو اور ہر احمدی خواہ کسی شعبۂ زندگی میں اپنے آپ کو مشغول پاتا ہو اس کو اپنی کوششوں اور سعیوں کا مرجع ایک ہی نقطہ رکھنا چاہئے کہ اس نے دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے۔''

(الفضل ۸/جنوری ۱۹۳۷ء صفحہ ۵)

عالمی فتح کی سازش ہے اور تمہیں صرف بلوچستان کی بات سمجھ آئی ہے اس لئے کہ وہاں ایک واقعہ ہو گیا تھا اور مولویوں نے اس بات کو اٹھا لیا تھا اور ایک احمدی شہید کر دیا گیا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تم نے جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ اس لئے جو اعتراض کسی نے اکٹھے کر دیئے انہیں ہی پڑھ پڑھ کر تم دوبارہ انہی ہتھیاروں سے حملہ آور ہو گئے ۔ پس اگر یہ سازش ہے تو اس کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وقت سے تو نہیں ہوا۔ اس کا آغاز تو بہت پہلے یعنی چودہ سو سال سے ہو چکا ہے اور اس سازش کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ نہ صرف ایک بلکہ دو یا تین جگہ اسی مضمون کی آیات ملتی ہیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ (التوبہ:۳۳)

وہی خدا ہے جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو دین حق اور ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے بھیجنے کا مقصد یہ بیان فرماتا ہے۔ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ تاکہ دنیا کے تمام ادیان پر اس کو غالب کر دے۔

پس یہ وہ سازش ہے جس کے ہم غلام ہیں، جس میں ہم ملوث ہیں۔ ہم تو اقراری مجرم ہیں، اس جرم میں جو چاہو ہم سے کرو۔ جماعت احمدیہ کے قیام کا تو مقصد ہی اس عزم کو پورا کرنا ہے جسے تم سازش کہہ رہے ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے بار بار مختلف ممالک کی فتوحات کی خبریں دیں اور ایک دو ملک کی نہیں بلکہ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کے غالب آنے کی خبریں عطا فرمائیں اور آپ نے بڑی قوت اور شان کے ساتھ اسلام کے آخری غلبہ کے اعلان فرمائے تو جو جماعت اتنے بڑے جرم کی اقراری ہے اس کی یہ چھوٹی سے بات آپ کو کیا فائدہ دے گی کہ اس جماعت نے بلوچستان پر قبضہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کی راہ میں جب روکیں ڈالی گئیں تو آپ نے فرمایا:

''مخالف ہماری تبلیغ کو روکنا چاہتے ہیں، مجھے تو اللہ تعالیٰ نے میری جماعت ریت کے ذروں کی طرح دکھائی ہے۔''

(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۶۹۰)

پھر فرمایا:

کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ روس میں میں تمہاری جماعت کو ریت کے ذروں کی طرح پھیلا دوں گا۔ (تذکرہ صفحہ:۶۹۱)

اب دیکھئے کہ روس کے لئے بھی جماعت احمدیہ ایک خطرہ ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے:

''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہار حصص روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۶۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

پھر فرمایا:

''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔''

(تذکرہ صفحہ: ۲۶۰)

پس کونسا ملک ہے جو اس سازش سے باہر رہ گیا ہے روس کو بھی جا کر انگیخت کرو کہ تمہارے خلاف بھی ایک خوفناک سازش تیار ہو رہی ہے اور امریکہ کو بھی انگیخت کرو کہ تمہارے خلاف بھی ایک خوفناک سازش تیار ہو رہی ہے اور جاپان کو بھی انگیخت کرو اور چین کو بھی انگیخت کرو۔ جتنے تمہارے پیادے ہیں وہ ہم پر چڑھا لاؤ، **جتنے تمہارے سوار ہیں ہم پر چڑھا دو مگر خدا کی قسم تمہاری ساری طاقتیں ناکام جائیں گی کیونکہ یہ وہ منصوبہ ہے جو قرآن کریم نے پیش فرمایا ہے اور قرآنی منصوبہ کو دنیا کی کوئی طاقت ناکام نہیں بنا سکتی۔** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری فتح کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے خود فرماتے ہیں کہ یہ دنیاوی فتح نہیں، ملکوں اور تاجوں اور تختوں کی فتح نہیں بلکہ یہ تو ایک روحانی فتح ہے۔ فرماتے ہیں:

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۴۱)

پس اس سازش میں ہم ضرور ملوث ہیں اور رضوان یار کی خاطر ہم تمام دنیا میں سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں اور اس راہ میں کسی قربانی کو پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو

جائے میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔‘‘

گویا کہ تمام عیسائی ممالک کے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے اور ان کا یہ حال ہے کہ قوم کو فرضی خطرات میں مبتلا رکھنا چاہتے ہیں اور حقیقی خطرات سے بالکل نابلد ہیں۔ انہیں یہ نظر ہی نہیں آرہا کہ خطرہ ہے کہاں اور کس طرف سے آنے والا ہے اور اگر علم ہے بھی تو پھر ان خطرات سے قوم کی توجہ عمداً اور مجرم کے طور پر ہٹا رہے ہیں۔ یعنی جماعت احمدیہ جو اسلام کے لئے دنیا کو فتح کرنے کے منصوبے بنا رہی ہے وہ تو ان کے لئے شدید خطرہ ہے اور عیسائیت جس کے متعلق آنحضرت ﷺ کو خود اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ وہ اسلام کے لئے سب سے بڑا خطرہ بننے والا ہے اور وہ دجال بن کر تمام دنیا پر چھا جائیں گے ان سے کلیۃً غافل ہیں بلکہ ان کے مددگار بن رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ روک کر (یعنی روکنے کی کوشش کر کے، روک تو کوئی نہیں سکتا) جب انہوں نے یہ دیکھا کہ دنیا میں ان کی بدنامی ہو رہی ہے اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ عجیب حکومت ہے جو نظریات پر پابندی لگا رہی ہے اور آزادی ضمیر کا گلا گھونٹ رہی ہے تو اس کا اعلاج انہوں نے یہ کیا کہ ایک طرف تو ہمارا جلسہ سالانہ تک ان سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اور وہ بند کیا ہوا تھا اور دوسری طرف پاکستان ٹیلی ویژن پر پادری آکر باقاعدہ عیسائیت کی تبلیغ کر رہے تھے اور یسوع مسیح کو نجات دہندہ کے طور پر پیش کر رہے تھے۔ اس طریق عمل سے ان کا دوغلہ پن بھی ثابت ہو جاتا ہے اور ان کے الزامات کی حقیقت بھی کھل جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب بھی انسان غلط اقدام کرے تو اس سے غلط نتیجے نکلتے ہیں۔ جب جماعت احمدیہ کی تبلیغ ایک خطرہ بنا کر روکنے کی کوشش کی تو ساری دنیا میں ایک شور پڑا کہ یہ کیا ظلم کر رہے ہو۔ تو یہ ظاہر کرنے کی خاطر کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں ہم تو آزادی ضمیر کے محافظ ہیں انہوں نے عیسائیوں کو چھٹی دے دی بلکہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ واقعہ ہوا کہ اس نام نہاد اسلامی (So Called) حکومت کے ماتحت باقاعدہ ٹیلی ویژن پر عیسائیت کی تبلیغ کی گئی اور یسوع مسیح کو بطور نجات دہندہ کے پیش کیا گیا لیکن ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں اگر انہوں نے ہماری پشت پر سے حملے کرنے ہیں تو کرتے چلے جائیں۔ ہمارا رخ تو اسلام دشمن طاقتوں کی طرف ہے ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

”میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنے سے خون ہوتا جاتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اس سے بڑھ کر اور کونسا دلی درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ایک مشت خاک کو رب العلمین سمجھا گیا ہے۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولا میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سواب اس نے چاہا کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھاوے۔ سواب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت کرتے ہیں۔ **قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے**“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۰۴-۳۰۵۔ اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

یہ ہے وہ خطرناک عالمی منصوبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تعلیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے بنایا تھا اور اسی منصوبے پر عمل درآمد کرنے میں ہم مصروف ہیں۔ اس لئے بلاؤ اپنی مدد کے لئے ساری عیسائی طاقتوں کو اور ان دہریہ طاقتوں کو بھی جن کے جھوٹے خدا کو پاش پاش

کرنے کا عزم لے کر جماعت احمدیہ اٹھی یا ان انسانوں کو جن کی تعلیمات کو پارہ پارہ کرنے کا عزم لے کر اٹھی ہے، جنہوں نے خدا کی تعلیم کو رد کر کے نئی انسانی تعلیموں کو نجات دہندہ تعلیم کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر فرماتے ہیں کہ:۔

''وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۰۵)

پس یہ ہے جماعت احمدیہ کا عالمی فتح کا پروگرام اور منصوبہ جسے تم سازش کہہ رہے ہو اور یہ پروگرام جماعت احمدیہ نے آج سے نہیں بلکہ تمہارے اپنے قول کے مطابق نوے سال سے زائد عرصہ سے شروع کر رکھا ہے، ایک ملک میں نہیں دنیا کے ہر ملک میں شروع کر رکھا ہے اور یہ وہ پروگرام ہے جس کا بیج قرآن کریم میں بویا گیا بلکہ یہ تو وہ پروگرام ہے جو انسانی پیدائش بلکہ کائنات کے وجود سے پہلے ہی جب حضرت محمد مصطفی ﷺ کی تخلیق کا فیصلہ فرمایا گیا اس وقت یہ پروگرام بھی ساتھ ہی منصہ شہود پر ابھرا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ محمد مصطفی ؐ کی تخلیق کا سوال پیدا ہو اور کائنات کی فتح کا منصوبہ ساتھ ہی تعمیر نہ کیا جائے۔ یہ دو باتیں الگ الگ ہو ہی نہیں سکتیں۔ پس قرآن کریم نے جب یہ وعدہ فرمایا کہ محمد مصطفی ﷺ کو میں نے (یعنی خدا نے) اس لئے مبعوث فرمایا ہے کہ دنیا کے تمام دینوں پر اس کے دین کو یا اس کو غالب کر دے تو یہ منصوبہ تو بن چکا ہے اور ہم اس منصوبہ کو پورا کرنے میں اپنے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ تمہیں توفیق نہیں مل رہی کہ اس منصوبے کے لئے کوئی کام کرو، تمہیں یہ توفیق نصیب نہیں ہو رہی کہ اسلام کے غلبہ کے لئے ہماری طرح قربانیاں دو، اپنی جان مال اور عزتیں پیش کرو، زندگیاں وقف کرو، اسلام اور دیگر مذاہب پر غور و فکر کرتے ہوئے نئے نئے نکات لے کر آؤ، نئے دلائل پیش کرو، نئے براہین سے دنیا کا مقابلہ کرو اور ان کو فتح کرو لیکن تم تو

ان باتوں سے عاری ہو۔ تمہارے دامن میں تو سوائے گالیوں کے اور کچھ بھی نہیں، سوائے جبر اور تشدد کی تلوار کے تمہارے پاس ہے کیا؟ ہم تو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ حالت میں پاتے ہیں۔ ہم تو اپنے وجود کو اس نقشہ کے اندر لکھا ہوا پاتے ہیں اور اپنے نقوش اس نقشہ میں مرتسم پاتے ہیں جو قرآن کریم میں بنایا گیا، ہم سے زیادہ خوش نصیب اور کون سی قوم ہو سکتی ہے۔ اور تم خود ان نقوش کو ابھار رہے ہو اور تمام دنیا میں یہ اعلان کر رہے ہو کہ یہ وہ جماعت ہے جس نے تمام دنیا کی فتح کا منصوبہ بنایا ہے اور وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی جماعت کے سوا اور کوئی جماعت ہو ہی نہیں سکتی۔ ہم تو اس تقسیم پر راضی ہیں۔ تمہارا دل جو چاہتا ہے کرو، جو زور لگتا ہے لگالو، جتنی طاقتیں سمیٹ سکتے ہو سمیٹ لو اور ساری دنیا میں احمدیت کے خلاف پراپیگنڈا کرو کہ یہ جماعت تم سب کے لئے ایک خطرہ ہے۔ مگر ہم اس منصوبے پر عمل درآمد کرنے سے باز نہیں آئیں گے، ہمارا ایک بھی قدم تمہارے خوف سے پیچھے نہیں ہٹے گا کیونکہ ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام ہیں اور ہم نے آپ کو ہی اپنے آقا اور مولیٰ کے طور پر پکڑا ہوا ہے۔ آپ کے دامن کو ہم نے نہیں چھوڑنا، آپ کے غلام پیچھے ہٹنے والے غلام نہیں تھے، آپ کے غلاموں کی فطرت کا خمیر اس مٹی سے نہیں اٹھایا گیا جس مٹی میں بزدلی پائی جائے۔

پس ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس میدان میں لازماً آگے بڑھیں گے اور ہر میدان میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے، ہر جہت میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ **ہم اور ہماری آنے والی نسلیں، ہمارے بوڑھے اور ہمارے بچے چین نہیں لیں گے جب تک محمد مصطفیٰ ﷺ کا تاج ظالموں کے سروں سے نوچ کر واپس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حضور پیش نہیں کر دیتے**، وہی ہمارے لئے طمانیت کا وقت ہے، وہی ہمارے لئے چین اور آرام جاں ہے، اسی کی خاطر ہم مرتے ہیں اور اسی کی خاطر ہم مرتے رہیں گے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اسلام کا جھنڈا جلد از جلد دنیا کی تمام بڑی سے بڑی سلطنتوں کے بڑے سے بڑے ایوانوں پر لہرایا جائے۔ ایک ہی جھنڈا ہو اور وہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا ہو۔ ایک ہی اعلان ہو اور وہ نعرہ ہائے تکبیر کا اعلان ہو کہ کوئی خدا نہیں سوائے اس خدا کے جو ایک خدا ہے اور کوئی اور رسول باقی نہیں مگر محمد ﷺ جو آخری صاحب شریعت اور صاحب حکم رسول ہے۔